منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
باخاتم و معتمد آمدہ منشور محمدؐ

توریت بلا توریہ انجیل بتجیل
گویان صفت و سیرت مہرو محمدؐ

نمبر ۳ | مطبوعہ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہار یہ اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

قبول اسلام

تاثیر سنکو کہتے ہین

جناب نور احمد صاحب سہارنپور سے تحریر فرماتے ہین جناب مولوی سید محمود شاہ صاحب واعظ متوطن ہزارہ نے ہوشیار پور تشریف لاکر چند روز وعظ قرآن فرمایا۔ تاثیر کا یہ حال ہے کہ یہان کے رئیس اعظم موج الدین صاحب سب رجسٹرار نے سود لینا یک لخت ترک کر دیا اور کئی لوگ بالکل نماز کے پابند ہو گئے اور سچے دل سے احکام دین کے بجا لانے کا اقرار کر لیا ایک بیوہ مسماۃ اصغر النسا جو لودہیانہ سے عیسائیون کے دہوکہ مین آکر عیسائی ہو کر آئی تھی معہ اپنے دو بچون کے مسلمان ہو گئی اور مشن کی نوکری مدرسہ چھوڑ کر یتیم خانہ انجمن حمایت اسلام لاہور چلی گئی انجمن نے بخوشی اوسکو داخل یتیم خانہ کر لیا رسم تعزیہ وغیرہ کو مسلمان نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اور بیوہ سے نکاح ثانی نہ کرنے کی ہندؤن کی رسم جو مسلمانون مین جاری تھی اسکا بھی رواج ہو گیا ایک اور شخص مسلمان ہوا اوسکا نام عبد اللہ رکھا گیا۔ فقط۔

عیسائیون کے کتابین اور رسالے

(بقیہ)

اسلام کے رد مین

ضیاء النورین

پادری نہاکر داس صاحب لکھتے ہین قولہ مسیح عملاً گناہ سے پاک تھا مسیح کہتا ہے کہ کون تم مین سے مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے (یوحنا ۸: ۴۶) اس سے ظاہر ہے کہ وہ اپنی بیگناہی کا مدعی ہے پر اوس نے اپنے گناہون کے لئے دعا نہ مانگی لیکن اورون سے گناہ معاف کرتا ہے (متی ۹: ۲) اور اس صفت اور سیرت کا اس طرح ثبوت دیتا تھا لیکن تاکہ تم جانو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ

معاف کرنے کا اختیار ہے الخ. اسکا جواب جناب مولینا مولوی محمد نصرت علی صاحب نے یون دیا ہے. **جواب** پادری صاحب فرماتے ہین کہ مسیح عملاً گناہ سے پاک تہا مسیح کہتا ہے کہ کون تم مین سے مجہپر گناہ ثابت کرتا ہے الخ. لیکن حضرت عیسی نے فرمایا کہ اگر مین اپنے بابت گواہی دون تو میری گواہی سچ نہین. (یوحنا ہ باب ۳۱) پس جب او نہین کے ارشاد کے بموجب ان کی گواہی اپنے حق مین سچ نہین تو پادری صاحب کی عقل کو کیا کہنا چاہئے جو فرماتے ہین کہ مسیح کہتا ہے کہ کون تم مین سے مجہپر گناہ ثابت کرتا ہے انتہے. مگر اسکا مطلب ہمسے پوچہہ لیا ہوتا کہ اس آیت مین حضرت عیسی کا ارشاد تو یہ ہے کہ کون تم مین سے مجہپر گناہ ثابت کر سکتا ہے یعنے کوئی دوسرا شخص انپر گناہ ثابت نہین کر سکتا تہا مگر وہ خود آپ کو خدا کی رحمت و مغفرت کا حاجتمند جانتے تہے اسی وجہ سے یحیی کے پاس جاکر اونہون نے توبہ کا بپتسمہ لیا تہا. باقی آیندہ

مراسلات

سوال با مید جواب

جناب ایڈیٹر صاحب

بعد سلام مسنون کے گذارش ہے کہ ایک سوال اخبار نور افشان کے معاونون کے خدمت مین عموماً اور مسٹر ایم منیف صاحب کی خدمت مین خصوصاً پیش کرتا ہون آپ براہ مہربانی اپنے اخبار گوہربار کے کسی گوشہ مین درج فرماکر بندہ کو ممنون فرمائے. وہ ہذا سوال بموجب عقیدہ عیسائیون کے حضرت آدم علیہ السلام

باب ۱۸ آیت ۲۰ مین ہے جب تم ربا لیتے ہو غیر قوم سے تو
جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مرتی ہے باپ کی بدکاری
کا بوجھ نہین اٹھاویگا اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ
اٹھاویگا صادق کی صداقت اوسی پر ہوگی اور شریر
کی شرارت اسی پر پڑیگی دیکھئے بموجب حکم مذکورہ
بالا کے جب بیٹا باپ کے بدلے اور باپ بیٹے کی جگہ مارا
نہین جا سکتا تو حضرت آدم علیہ السلام کے گناہ کے بدلے
ہم کیونکر مارے جا سکتے ہین اور خداوند کریم اپنی کلام
قدیم یعنے قرآن شریف مین بھی اسی طرح ارشاد فرماتا
ہے کہ ہین بوجھ اٹھاتا ایک کا دوسرا دیکھو سورہ
بنی اسرائیل رکوع ۲ اب خلاف حکم آہی کے یہ باطل
عقیدہ عیسائیون کا کیونکر مانا جاوے کہ گناہ تو کرین
حضرت آدم اور اولاد گنہ گار ہو جاوین آجکل کے شیر
خورے بچے ناظرین کی خدمت مین ایک مثال سکھان
شاہی پیش کرتا ہون وہ عیسائیون کے اس باطل
عقیدہ پر کیسی صادق آتی ہے چنانچہ مثل سنبان زبان
پنجابی ہے کہ (نانی خصم کرے دوہتے چنی بہرن) یعنے
نانی خاوند کرے اور نواسے مجرم قرار دئے جاوین
علاوہ ازین پادری فنڈر صاحب نے اپنی کتاب
طریق الحیات مطبوعہ ۱۸۶۷ء کے صفحہ ۸ مین ایک
خیالی پلاؤ پکایا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت آدم
علیہ السلام نے جب باغ عدن مین خطا کی اور بہشت
سے نکالے گئے تو خداوند کریم نے ایک بخات دینے
والے کا وعدہ کیا کہ وہ شیطان کو عاجز کرے انسان
کو اس کے غلبے سے چھڑائیگا سو ان باتون کے سننے
سے خدا کی محبت اور اعتقاد کے نور سے آدم کا دل پھر
نورانی ہوا اور وہ خدا کا مقرب ہو گیا اب دیکھئے جس
وقت حضرت آدم نے بموجب قول پادری فنڈر کے
نجات دینے والے پر ایمان قایم کیا اور از سر نو قلب
نورانی ہو کر مقرب درگاہ الٰہی ہو گئے تو اسوقت تمام
بنی آدم جو آپ کے وجود مین بالقوہ موجود تھے اور
آپ کی روح مین تمام بنی آدم کی روحین اور آپ کے
جسم مین تمام بنی آدم کا جسم موجود تھا کیونکر پاک اور
مقرب درگاہ الٰہی نہوے ہونگے کیا تمام بنی آدم
ہر وقت مقرب درگاہ الٰہی ہونے حضرت آدم کے
وجود مبارک سے خارج نہ تھے جواب عیسائی اپنی
جہالت سے بسبب گناہ حضرت آدم کے تمام بنی آدم
کو گنہ گار خیال کرتے ہین بالفرض اگر عیسائی اپنے باطل
عقیدے سے باز نہ آئین تو ہم عیسائیون سے دریافت
کرتے ہین کہ بالفعل جو شیر خورے بچے ہندو مسلمانون
کے پیدا ہوتے ہین وہ تمہارے عقیدے کے بموجب
ضرور اس فطرتی گناہ جو حضرت آدم کے گناہ کے سبب
تمام مین آیا ہے مبتلا ہی پیدا ہوتے ہون گے اگر وہ
اسی شیر خوارگی کی حالت مین مر جائین تو آپ کے عقیدے
کے بموجب وہ دوزخ مین جائین گے یا بہشت مین اگر آپ
فرمائین کہ بہشت مین داخل ہون گے تو ہم عرض کرتے
ہین کہ یہ شیر خورے بچے کس نیک عمل سے داخل بہشت
ہون گے آیا حضرت مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے
یا کسی نیک عمل سے یا صرف خدا کے فضل سے ظاہر ہے کہ
شیر خورے بچے نیک اور بد عمل تو کر ہی نہین سکتے

کیونکہ نیک و بدعمل سے واسطے شریعت آہی کی ضرورت
ہے اور بچون کو شریعت آہی کا قبول کرنا فرض ہی نہین
چنانچہ پادری فنڈر صاحب اپنی کتاب طریق الحیات
مطبوعہ ۱۸۶۵ء کے صفحہ ۲۲ مین فرماتے ہین جاننا چاہیے
کہ گناہ کا ظہور اور انجام تین شرط پر منحصر ہے پہلے
یہ کہ شریعت مقرر ہو۔ دوسرے آدمی اوسے جانے۔
تیسری وہ فاعل مختار ہونے سے شریعت کی رد و
قبول اور اطاعت و نافرمانی کا اختیار رکھے اب دیکھئے
تین شرطین جو پادری فنڈر نے مقرر کین شیر خوار
بچون مین ایک بھی جاری نہین ہو سکتی پھر عمل کے
ذریعہ کیونکر بہشت مین داخل ہو سکتے ہین اگر آپ
فرمائین کہ حضرت مسیح کے کفارے پر ایمان لانے سے
تو عرض ہے کہ ایمان لانا تو ایکطرف یہ بچے غریب تو
حضرت مسیح کا نام تک بھی نہین جانتے اگر ارشاد ہو کہ
اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ شیر خوار بچے بہشت مین
داخل ہون گے تو ہم کہتے ہین بیشک اللہ تعالیٰ کا فضل
اور رحمت بڑا بھاری ذریعہ ہے مگر پھر خط یوحنا
اول باب ۲ آیت غلط ہو جاویگا کیونکہ خط مذکور
مین لکھا ہے کہ حضرت مسیح تمام جہان کی خاطر کفارہ
ہوئے ہین حالانکہ تمام جہان مین یہ شیر خوار بچے بھی داخل ہین جو بدون کفارہ کے صرف خدا کے
فضل اور رحمت سے بہشتی ہو سکتے ہین۔ والسلام۔

راقم آذرین جلد سازان لودہیانہ۔

بقیہ ریویو رسالہ عدم ضرورت

قرآن مولفہ پادری ٹھاکر داس

اسکے سوا معلوم کرنا چاہیے کہ فرض وہ ہے جسکا ترک جائز
نہین ہے اور منسوخ وہ ہے جسکا ترک جائز ہے پس توریت
و انجیل کہ قرآن شریف کے نزول سے منسوخ ہوئین۔
دو حال سے خالی نہین یا اون کے پڑھنے کی فرضیت
کو قرآن شریف نے اپنی ہدایتون کاملہ اور توریت
و انجیل کی ہدایات شاملہ کے وسیلہ سے یا بائبل کو نسخ
کیا یا اس طرح نسخ نہین کیا لیکن بموجب آیت قرآنی
و آیت انجیلی کے ثابت ہے کہ توریت و انجیل کے پڑھنے
کی فرضیت کو نزول نے قرآن شریف کے نسخ کر دیا
دیکھو سورہ مائدہ رکوع ۷ (اور ہمنے تیری طرف سچ کے
ساتھ کتاب نازل کی کہ تصدیق کرنیوالی ہے پیشتر والی
کتاب کی اور اوسپر محافظ پس تو اون مین وہ حکم کر
جو اللہ نے اتارا اور اون یعنے یہود و نصاریٰ کی
خواہش کی پیروی مت کرنا بعد اوس کے تیرے پاس
سچ پہنچ لیا۔ جس سے واضح ہے کہ قرآن شریف
جب خود سچی کتاب ہے) اور توریت و انجیل کے ہدایت
و مضامین پر حاوی ہے تو اہل اسلام کو دربارہ
فرض اعتقاد کرنے قرأۃ توریت و انجیل کے اور انکے
موجودہ نسخجات کے بموجب قبول کرنے مین تاویلات
یہود و نصاریٰ کے پیرو ہونا چاہیے بلکہ وہ کتاب
الہی جسکا پڑھنا فرض اور جسکا پیرو ہونا ضروری
ہے قرآن شریف ہے اور باوجود ایسے لوازم ہدایت
مل چکنے کے توریت و انجیل کے پڑھنے کو فرض جاننا

غلط خیال ہے۔ ایضاً دیکھو متی ۹ باب آیت ۱۰ اور کوئی کورے کپڑے کا پیوند پرانے کپڑے پر نہین لگاتا ہے کیونکہ وہ نکڑا پوشاک سے کچھ کھینچ لیتا اور چیر بڑھ جاتی ہے۔ ۱۷۔ اور نہ نئی شراب پرانی مشکون مین بھرتے ہین نہین تو مشکین پھٹ جاتی ہین اور شراب بہہ جاتی ہے اور مشکین برباد ہوتی ہین بلکہ نئی شراب نئی مشکون مین بھرتی ہین تو دونون بچی رہتے ہین) چنانچہ ان ہی دو آیتون سے رد سے شریعت عیسوی کو ناسخ شریعت موسوی کے لئے انجیل سے مانا جاتا ہے اور پولوس کا قول کہ اگلا حکم کمزور رہتا اسلئے اوٹھہ گیا) حضرت مسیح کے قول سے مربوط ہوتا ہے اور وہ توریت سے پڑھنے کی فرضیت انجیل سے پڑھنے کے طرف رجوع کرتی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ قرآن شریف ہدایات الٰہی ہین کامل ہونے کے سبب چونکہ مطالعہ بائبل کا محتاج نہین ہے اسلئے توریت و انجیل سے جملہ مقامات کی فرض قرأت ہونے کا نسخ ہے اور انجیل جامع ہدایات توریتی نہونے کے سبب چونکہ توریت کے خاص خاص مقامات کے مطالعہ کی محتاج نہین ہے اسلئے توریت کے بعض مقامات کی پڑھنے کی فرضیت کو ناسخ ہے لیکن بہرصورت اتنی بات ثابت ہے کہ جو کچھ بحیثیت عمل اور تدوین کے منسوخ ہے اوس کے پڑھنے کی فرضیت بھی منسوخ ہے لہذا مسٹر صاحب کا قول کہ ای ناظرین یہ خیال نہ کرو کہ ناسخ و منسوخ کے اصول کے مطابق ان کتب مقدسہ کا پڑھنا اور ان سے ہدایت حاصل کرنی ہم پر فرض نہین ہے صرف غلط خیال ہے اور بجائے فرض کے جائز کا لفظ قایم کرنا لازم ہے۔

قولہ کیونکہ فرض کرو کہ وہ منسوخ ہوئین تو بھی آپ اون کے پڑھنے سے فراغت نہ پائین گے۔ کیا آپ قرآن کی منسوخ شدہ آیتون کے پڑھنے سے معذور رہین اگر نہین تو کس اصول کے مطابق توریت و انجیل کے پڑھنے سے معذور ٹھہرتے ہو۔

الجواب کیا مسٹر صاحب کا دعوی اس دلیل اور سند کے ساتھ صحیح ہو سکتا ہے ہرگز نہین کیونکہ جب قرآن شریف نے حق بات واشگاف کہدینے مین کامل اور توریت و انجیل کے ہدایتون کا جامع ہونے سے بائبل کو نسخ کیا تو بیشک ثابت ہوا کہ قرآن شریف کا پڑھنا توریت و انجیل کے پڑھنے سے اہل اسلام کو فراغت بخشتا ہے کیسلئے کہ مسلمات سے ہے کہ جب کسی چیز کا نسخ ہوتا ہے تو منسوخ کے طرف سے احتیاج اوٹھا کر ناسخ کی جانب رکھدی جاتی ہے اور جب منسوخ کی یہ شان ٹھہری کہ اوس کی طرف سے احتیاج اوٹھہ جاتی ہے تو وہ بیشک تعویم پارینہ کے مثل اپنے عہد کے پیمانہ کے ساتھ مقید ہوا لہذا اوس سے قراءت حاصل ہوئی اور جیسے اوس وقت احتیاج تعویم گذشتہ کے طرف تھی اوس کے بعد موجودہ عہد کے پیمانہ کے تعویم کے طرف ویسی ہی احتیاج پاکر اوس سے زیادہ ترتیب مجوزہ کے بموجب لازم ٹھہری۔ پس اہل اسلام ناسخ و منسوخ کے اس اصل کے بموجب توریت و انجیل کے پڑھنے کی ضرورت سے بری الذمہ ہین اور متی ۹ باب کی آیت ۱۶ و ۱۷ انصاری کے

سے کرتے ہین اور قرآن شریف کی کاملیت و
جامعیت کے بیان مین سورۂ مائدہ رکوع ۷ کی اسی
آیت پر جسکا ترجمہ اوپر لکھا گیا حوالہ دیتے اور
انجیل یوحنا ۱۴ باب آیت ۲۶ کیطرف توجہ دلاتے
ہین جسکی تفصیل کو جواب مین پادری تہا کر داس
کے ہم تحریر کر چکے ہین اوس مین دونون باتون
کے نسبت اس طرح پیشین گوئی کی گئی ہے (لیکن تسلی
دینے والا یعنے روح القدس جسے باپ میرے نام سے
بہیجیگا وہی تمہین سب کچہ سکہلائیگی اور جو کچہ مین
نے تمہین کہا ہے یاد دلائیگی) الحاصل ناظرین باتمکین
نے یہ تو مفصل جان لیا کہ اہل اسلام توریت و انجیل
کے پڑہنے سے فارغ ہین اور کس اصل کے مطابق
سبکدوشی پائے ہوے ہین لیکن اسبات کو بہی واشگاف
معلوم کرنا چاہیے کہ جو آیتین منسوخ العمل قرآن شریف
مین درج ہین ان کے پڑہنے سے کیون نہین معذور
ہوتے ہین۔ سو یاد رکہنا چاہیے کہ قرآن شریف کی تلاوت
کے ساتہ اوسمین کی جو منسوخہ آیتین بہی پڑہی جاتی ہین
اور چہوڑی نہین جاتی ہین اوسکا باعث صرف یہ ہے
کہ ترتیب و نظم قرآنی سے وہ علحدہ نہین ہین چنانچہ
اسی لئے مثلاً آیت رجم کے جو نسخی آیت یا کوئی لفظ نظم
قرآنی سے خارج ہے اوس کو قرآن شریف پڑہتے ہوے
چہوڑ دیا جاتا ہے اسی بات کے ظاہر کرنے کو پہلے جواب
مین دعوے مسٹر صاحب کے یہ سنایا ہے کہ جو کچہ حیثیت عمل
اور تہ دین کے منسوخ ہے اوسکے پڑہنے کی ممانعت بہی
ہوتے یعنے اوسپر آگاہ کیا گیا ہے کہ جو کلام الہی تین

پیالون مین کا اپنے پیمانہ سے ارزدے عمل اور نظم کتاب
دونون طرح منسوخ ہے اوس سے پڑہنے کی ممانعت بالکل
اوٹہہ گئی اور جو اپنے پیمانہ سے نظم کے اندر شامل اور
عمل مین خارج ہے وہ اوس کتاب کی تلاوت مین شمار
ہے پر عمل مین نہین اور جو اپنے پیمانہ سے نظم کے اندر
شامل نہین اور عمل مین داخل ہے وہ حکماً باقی ہے۔
اور بر دے تلاوت اوس کتاب سے خارج۔ لہذا
نزول شریف کے بعد چونکہ توریت و انجیل ان تین
اقسام نسخ مین سے پہلی قسم مین ہوئین اسلئے اون کے
پڑہنے کی ممانعت اوٹہہ گئی اور مسٹر صاحب سے دلیل
کے جواب مین احتیاج سے نسبت کہا ہے (ترتیب مجوزہ
سے بموجب لازم تہری) یعنے جو آیات کہ قرآن شریف
مین منسوخ مندرج ہین ان کے پڑہنے سے اہل اسلام
اسواسطے معذور نہین ہین کہ اون کے لکہنے پڑہنے کا بقا
اپنی جگہہ پر ترتیب و نظم قرآنی مین ثابت ہے۔
قولہ پہر یہ بات سچی نہین کہ توریت و انجیل منسوخ
ہوئین الی قولہ اور انجیل قرآن سے منسوخ ہوی۔
الجواب عجب خوش فہمی مسٹر صاحب کی اب زبان
قلم سے ٹپکتی ہے آپ لکہتے ہین (پہر یہ بات سچی نہین کہ
توریت و انجیل منسوخ ہوئین کسی کتاب ربانی مین ایسی
تعلیم نہین پائی جاتی) ہم پوچہتے ہین کہ اگر منسوخ ثابت
ہو جائین تو کونسی خرابی ہے جو واقع ہو کر نسخ نہونے
دے گیا توریت مین سے بعض باتون کا نسخ بضاری
کے نزدیک اختیار نہین کیا گیا ہے اگر کیا گیا ہے تو کیون
کیا گیا میرے دانست مین آپ کے پاس بجز اس کے

کوئی جواب معقول نہین ہے کہ علم الٰہی مین پہلے سے تجویز ہولیا تہا کہ اتنی مدت کے واسطے آدمیون کو ہم اسطرح سکہلاتے ہین اوس کے بعد فلانے طور پر سکہلائین گے اور جب یہ وجہ نسخ کی ہوی جسکے معنے کسی شی کی انتہاے مدت کر دینے اور دوسری شی کو اوس کی جگہ رکہدینے کے ہین تو ثابت ہوا کہ نسخ کا مدار تجویز پر خدائے تعالی کے ہے جو معرفت سے اوس کے برگزیدہ بندون کے ہم پر ظاہر ہوتا ہے اسلیئے کہا گیا (ابن آدم سبت کا بہی خداوند ہے) چنانچہ پادری تہاکر داس کے جواب مین یہ مضمون بہی مشرح ہولیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ مسٹر صاحب نے جو نسخ کا منکر ہوکر کہا ہے کہ کسی کتاب ربانی مین ایسی تعلیم نہین پائی جاتی۔ محض از راہ تعصب یا نارسائی فہم کے ہے بلکہ یقیناً یہ بات ہے کہ کمی بیشی نسخ کی قبضہ الٰہی مین ہے اور اوس کو یہ لازم نہین کہ اس صورت مین منسوخ غلط ہوجاتا ہے نہ ان اتنی بات ضروری ہوجاتی ہے کہ جو کچہ ہمارے مدنظر موافق منسوخ کے نسخ ہوچکنے سے پہلے ارباب اوس کی طرف شغل کرنے یا نہ کرنے کے تہا متغیر اور متفاوت ہوجاتا ہے اور اولی و اجد متغیر ہونے اور متفاوت ہونے کا یہ ہے کہ ہم اوس کے پڑہنے یا اوسپر عمل کرنے سے مثل زمانہ سابق کے مکلف نہ رہین۔ الغرض جب نسخ کی مقدار قبضہ الٰہی اور تجویز خداوندی مین کمی بیشی کے اندر ہے تو نزول قرآن شریف کے بعد نہ تو توریت و انجیل کو خدا تعالی کے منسوخ کرنے مین کچہ محال نہین لازم آتا ہے اور خود یہی بات غلط ہے

جو کہی گئی کہ (یہ بات صحیح نہین کہ توریت و انجیل منسوخ ہوئین۔) باقی آیندہ۔

بقیہ نور افشان نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۸۸ء

پر ریمارک

(بقیہ نقل مضمون)

عرب کے تاریکی مین موسوی اور عیسوی مذہب سے بگڑے ہوے صدہا قسمین مثل جگنو کے چمکتی تہین بقول حضرت مرآت الاخبار یہ زردشتی مذہب کے مبلغ ہین) مکہ اور مدینہ مین زردشتی عبادت خانون نے اپنی جگہ آپ کر لی تہی۔ خاص تو خاص مگر عام لوگون اور عرب کے گلہ بانون کو موسوی اور عیسوی اور زردشتیون کے اختلاط اور میل جول نے انکی موجودہ مذہبی اصولات سے آشنا کر دیا تہا۔ پیغمبر عرب کے دل مین بچپن ہی سے خدا واحد کے عبادت کا بیج بویا گیا تہا اون کو بت پرستی سے قدرتی نفرت تہی لہذا اون کا آبائی دین ان کی روحانی مشغلہ سے مفید نہ پڑتا تہا اون کی سلیم فطرت ایرانی موسوی عیسوی مذہب کے دستور خوان چنے ہوے تہے اون کو جو اصولات اور خیالات مرغوب ہوتے تہے استنباط کر لیتے تہے اس موقعہ پر عیسوی اور موسوی مذہب کے مستنبات کا تذکرہ نازیبا ہے چونکہ ہمارے بزرگ پادری تہاکر داس

عہ ریمارک چہارم۔ جناب من نبی عرب نے جسقدر اصول بیان کئے ہین وہ سب منجانب اللہ اور منزل من الوحی

صاحب نے ... غیر متداول لفظون مین اور پنجاب کے
ہزارہ و استان (ہمارے اخی) محمد حنیف نے اپنی نادر
مضامین ان کو نہایت درستی اور خوبی سے سمانہ
لکھا ہے اسلئے مکرر لکھنے سے کوی نتیجہ مرتب نہ ہوگا۔
باقی آیندہ ۔

ریمارک چہارم۔ ہین قرآن استنباط سے نہین بنایا گیا اور نہ
اوسکو کتاب مستنبط کہا جا سکتا ہے آنحضرت نے جسقدر اصول
بیان کئے ہین ان سب کی بنا خدا کی طرف سے رکھی گئی
ہے اور وہ سب کے سب منزل من اللہ ہین ۔
یہ ہو نہین سکتا کہ آنحضرت اور سماوی کتابون اور
ادیان سے مرغوب اصول منتخب کرین اور پھر اون کو
اپنی طرف سے آسمانی حکم قرار دین ہمارے مہربان منشی
صاحب اس امر کو تسلیم کر چکے ہین کہ بانی اسلام سے (لائف)
مکرر دنیا سے پاک و صاف نبی اور بچپن ہی سے اونکو
قدرت نے وحدت اور صداقت کا حامی اور رغوگیر
بنا دیا تہا ۔ ایسی پاک طینت اور صاف باطن سے یہ
ممکن ہو سکتا ہے کہ اور کتابون سے مضامین چوری کر
اور منتخب کرکے یہ دعوی کر دے کہ مجھپر خدا کیطرف سے
وحی آتی ہے اور مین نبی اللہ ہون ۔ منشی صاحب صاف
باطنون اور عاشقان وحدت کا یہ دنیرہ نہین ہوا کرتا
اون کا دل شیشہ کے طرح صاف اور چمکیلا ہوتا ہے
ہمارے نادی راست گو اور خدائی وحدت تھے
وہ یقین سے ہی اون کے دل مین وحدت کا نور تابان
اور معرفتی تہا ۔ یہی روح کو وحدت اور خدا پرستی
کی کیفیت دی گئی ہے یہ کب ممکن ہے کہ وہ اس ناپائدار

بقیۂ ریمارک سوم ۔ صرف اس لفظی مغالطہ سے اسقدر تفرقہ
پڑ گیا یہ ویسی ہی اصطلاح اور محاورہ ہے جیسا کہ مسلمانون
مین اپنی پیغمبر کے نسبت اور نیز اور اولیاے کرام کے
بابت لفظ حبیب اللہ اور محبوب سبحانی وغیرہ القاب
پائے جاتے ہین بعض لوگون نے ان مین اسدرجہ تک
مبالغہ اور تجاوز کیا ہے کہ یہ کہہ اوٹھے ہین کہ
(احد احمد مین فرق نہ کوی اکو شکل لکھا ہے)
خدا اور محمد مین کوی فرق نہین ۔
(لکھے میم مروڑی والد اصلی ہے دیا ہے)
میم صرف عدم انکشاف راز کیواسطے لکھا گیا ہے ورنہ خدا اور
محمد ایک ہین ۔
(احمد وچ احد آیا ظاہر نام دتا ہے)
خدا نے احد کی شکل اختیار کر کے ظاہر مین ایک نام بدل لیا ہے
(سمجھو بوجھو اکو دو دین فرق نہ وچ ہی دا ہے)
دونون ایک ذات ہین رائی برابر بھی فرق نہین ہے۔
ایک دوسرے صاحب کہتے ہین ۔
(ظاہر وی جو خواہش ہوا سے احمد بنکے آیا ہے ۔
میم مروڑی میم دی اندر اپنا آپ لکایا ہے)
جب خدا کو دنیا مین ظاہر ہونے کی خواہش ہوی تو
احمد کے شکل مین ظاہر ہوا ۔
میم کے بڑھانے سے پردہ اخفا مین رہا ۔
(گور نے پوچ پچار کے سانون منتر ایہ پڑھایا ہے)
احد احمد اکو دو دین شرع نے کوڑ دسایا ہے)
ہمکو ہمارے مرشد نے نہایت غور کے بعد یہی تلقین کی ہے کہ خدا
اور محمد ایک ذات ہین شرع نے ان دونون مین جو فرق رکھا ہے وہ

ریمارک چہارم - دنیا کے تمام مذہب کے بانی نے محض شہرت کے خاطر اپنی آپکو
مورد وحی اللہ قرار دیدیا پس ایسی بات تو ان لوگون سے ہوسکتی
ہے کہ جن کے دل نور ایمانی سے خالی ہون دعوی
رسالت ایک بڑی معرکہ کا دعوی ہے پھر اون پر انی آسمانی
فرقون کے سامنے جو ہر طرح سے واقف اور خبردار تھے
اگر آنحضرت نے جھوٹ موٹ اور کتابون کی اصول مذہب
چن چن کر ایک آسمانی کتاب بنالی تو اونکو اس اختراع
سے کیا حاصل تہا - اور اون کی کیا غرض تہی کیا وہ اپنی
شہرت کے طالب تھے کیا اون کو دنیا پر اپنا سکہ جمانا
منظور تہا وہ تو واحد مطلق کے وحدت پر خدا اور
پیغمبر تھے اون کو ایسی باتون سے کیا سروکار اور
مطلب تہا حاشا وکلا اوس ذات ستودہ صفات کو
ایسی باتون سے متہم کرنا انصاف کا خون بہانا ہے
اون کی زمانہ مین تمام یہود اور عیسائی اور زردشتی
عالم اور فاضل اور باخبر تھے جہان وہ اور الزامات
لگاتے تھے سیدہا یہی کیون نہ کہدیتے کہ تو مفتری اور
ناقل ہے طول وطویل جھگڑون سے کیا فائدہ تہا ہر سہ
فرقون کے پاس اپنی اپنی کتابین موجود تھین اور وہ
روز اون کو دیکھتے اور پڑہتے پڑہاتے تھے یہ تو مفت
ہی میدان مانہ آنا تہا کیون نہ کہدیا کہ یہ باتین تو
ہماری کتابون اور وحی نامہ مین لکہی ہوی ہین تم
اون کو منزل من اللہ ہونا کس دلیل سے بیان کرتے
ہو اتنی ہی گفتگو سے آنحضرت خاموش ہوجاتے بے
تحریری ثبوت دیدیا ہوتا تو پھر اور زائد اور طویل
مناقشون اور طلب ثبوت کی کیا حاجت تہی اور شوقت

ریمارک سوم - شیعہ کے بعض جہال کہتے ہین کہ علی کی صورت
خدا دنیا مین آیا تہا قادری طریقہ والے فرط محبت مین
کہدیتے ہین کہ پیر دستگیر کو تقدیر پر بہی اختیار اور ید
قدرت حاصل تہا اور وہ محبوب سبحانی مین یہ باتین
کچہ لسانی ہی نہین ہین بلکہ کتابون اور رسالون مین
لکہی پڑی ہین اور جاہل ہی نہین بلکہ دانا لوگ بہی
اسکے قایل اور معترف نظر آتی ہین - کیا ان باتون
اور ان الف بہری نگاہون سے صدا فسون مین
کچہ فرق آگیا ہے یا خدا واحد نہین رہا اس قسم کے
افراط تفریط ہر مذہب مین موجود ہین جن کی بابت
مبالغہ کا خیال کیا جانا بہت ہی درست اور زیبا
ہے اسی خدشہ سے آنسدادے واسطے بانی اسلام
نے اپنے متبعین اور پیروان کو صاف صاف لفظون
مین کہدیا ہے کہ مجہ کو اسقدر نہ بڑہاؤ کہ بڑہاتے بڑہاتے
مسیح علیہ السلام کے طرح خدا کا بیٹا قرار دیدو - جب
باوجود اس تنبیہ کے لوگون کا یہ حال اور یہ خیال
ہے تو خدا جانے صورت دیگر مین کیا طوفان مچتا -
سبحان اللہ ہادی ہو تو ایسا ہو موحد ہو تو ایسا
جس نے اپنے پاک پروردگار کے عبدیت کو اپنا فخر
سمجہکر تمام قسم کے ناجائز افتخارات سے تخلی اجتناب
کیا لاریب قیدان محمد رحمۃ للعالمین کیا ایسی ہی
پر بہی دل سے ایمان لانا کوی معیوب بات اور کمزور
عمل ہے انصاف والے بول اہین گے کہ ایسا مبنی بالشک
قابل تسلیم اور تصدیق ہے -

اگر لوگون کے یہ خیالات اور استدلات عیسائی ملت

مسیح علیہ السلام کے طرح خدا کا بیٹا قرار دیدو - جب

ریمارک چہارم - سے اہل مذاہب کا خاموش رہنا اس بات
کی موضح دلیل ہے کہ وہ آنحضرت سے بابت اس قسم کا خیال
بھی نہ رکھتے تھے صاحبو شاعر کو ایک شعر چورانے کا خوف
اور وہ اوسکو کسی دوسری شہر مین بھی جاکر مجلس
مین پڑہنا برا خیال کرتا ہے کیا ایک مدعی نبی سے
یہ ہوسکتا ہے کہ اوہنین کے کتابون سے چوراکر پھر
اوہنین کو دعوے کے طور پر علانیہ سنا دیوے ۔

انصاف انصاف انصاف - اب رہی صورت توارد
سو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ کتاب متوارد منہ کسی
دوسری کتاب یا صحیفہ کے نقل اور اوتارہو - اس
امر کو ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ پیغمبر عربی یہودیون
اور عیسائیون اور دیگر فرقے کے لئے کوئی جدید دین
نہین لایا تھا اوس کے ہاتھ مین وہی سوچی ہوئی
اور وہی آفتاب مثال صداقتین تھین کہ جو قبل
ازان - آدم - ابراہیم - موسیٰ - اور عیسیٰ کو دی
گئین تھین اس کے پاس کوئی نئی شریعت نہ تھی
وہی پورانی شریعت تھی کہ جو ہمارے باپ دادا
آدم - موسیٰ - ابراہیم اور عیسیٰ کو دی گئی تھی -
ہان اتنا ضرور تھا کہ وہ اپنی سابقہ نئی یاددہانیون
اور کسی قدر جدید اصلاحین لایا تھا جن کی سخت تر
ضرورت تھی اوس نے ترمیم شرایع سابقہ نہین
کی ہے بلکہ اصلاح زاید حواشی اور زاید امور کو صاف
کردیا گیا جو اصلیت تھی اوسکو رکھ لیا گیا عیسائی
تسلیم کرین گے کہ زمانہ بعثت نبی عربی مین عیسائیون
اور یہودیون کے عقاید اور خیالات درست نہ

ریمارک سوم - سے نزدیک کم زور اور باطل ہین تو پھر
تثلیثی استدلال بھی باطل ہے شاید عام عیسائی جواب دینگے
کہ مسیح علیہ السلام بن باپ تولد ہونے کے سبب ابن اللہ
بننے کا مستحق ہے سو یہ کوئی موجہ دلیل نہین کیونکہ انکا
بلا باپ پیدا ہونا قدرت کی طرف سے تھا اور قدرت
سے میدان مین ایسی اور بھی صدہا عجائبات ہین انہی
کو مخصوصیت نہین آدم بلا باپ اور بلا مان تھا اوسکو
بھی ابن اللہ کہا جاوے اس سے تو لازم آتا ہے کہ
ہر قدرت کو ابن اللہ کہا جاوے - اگر غور کرو تو
مسیح کے واسطے ابن اللہ ہونا اس سے زیادہ تر اعلیٰ
اور بلند رتبہ نہین ہے کہ وہ خدا کا مقبول اور گرامی
رسول ہے مسیح نے اپنی زندگی مین یہ کبھی نہ کہا اور
نہ دعوی کیا کہ مین اسواسطے برگزیدہ ہون کہ مین خدا
کا بیٹا ہون مسیح علیہ السلام کے عزیز اور بزرگ
زندگی نہایت ہی سادہ اور منکسرانہ تھی اون کی
تعلیم سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ اپنی آپ کو ایڑہ
عبدیت مین ہی رکھنا پسند کرتے تھے اون کی سادہ
تعلیم سے یہ ہرگز نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ اسقدر
خلاف دعوی کے مدعی تھے اون کے سارے عزیز
اور متبرک حیات مین کوئی بھی ایسا واقعہ پیش نہین
آیا کہ جس سے ان کی اپنی زبان سے الوہیت کا استدلال
اور اشتباہ ہوسکے - کہا جاسکتا ہے کہ ان کی
زبان سے اپنی نسبت خدا کے بیٹے کا لفظ بعض اوقات
مین نکلا ہے بالمقابل تو اوسکا یہ جواب ہے کہ انہین
سے زبان سے اپنی بابت لفظ انسان کا بھی استعمال

ریمارک چہارم - تجربہ نے بتلا دیا کہ اون کی غلطی کی درستی اور زاید حواشی معدوم کرنے کے لئے کسی اولوالعزم مرسل کی بعثت ہو اگر دیکھا جاوے تو ثابت ہو جاویگا کہ مذاہب کے اصل الاصول توحید ہے مسئلہ مین ہر طرف مین یہی گڑبڑ اور اختلاف مچ گیا تھا بہت ضروری تھا کہ ان اصلاحون کے واسطے ایسا نبی پیدا ہو جو دلی راستی سے اپنی فرایض کو ختم اور پورا کرے اور پوری آزادی سے ساتھ خلق اللہ کو اصلی حقیقتون اور واقعی صداقتون سے آگاہ اور خبردار کرے۔

لائیف آف محمدؐ اس امر کو ثابت کرتی ہے کہ اس ہاشمی جوان نے اپنے تمام خیالات اور احکام اللہ کو پوری آزادی کے ساتھ عام خلق اللہ پر پہونچایا اگرچہ مصاحب اسپر بھی گرفتار رہے لاکن اپنی دیوی کو نہ چھوڑا تمام جہان اور اپنے بیگانے دشمن اور بدخواہ ہو گئے مگر اوس نوجوان ہاشمی المطلبی نے اپنی ہمارسی ارادون اور مقدس عزایم کو خدا کے بھروسہ اور توجہ و نصرت پر موقوف رکھا۔ باقی آیندہ۔

ریمارک سوم - اور اطلاق ہوا ہے ان دونون متناقض صورتون مین وہی فیصلہ کرنا چاہیے کہ جو عقل اور نقل کے نزدیک زیبا اور مستحسن ہو مسیح نے کبھی اپنی زندگی مین ابن اللہ ہونے کی تشریح نہین کی حالانکہ یہ بات ضروری الاظہار تھی اس سے مترشح ہوتا ہے کہ وہ اگر اس لفظ کو استعمال نہین کرتے تھے تو صرف عام طور پر کوئی خاص حقیقت مفہوم نہ تھی یہ اطلاق ایسا ہی تھا کہ جیسا کہ اب پرزور یا ہفتہ وار

عیسائی لوگ گرجا گھرون مین دعا مانگتے ہین۔ باقی آیندہ

رسیدز

بشکوریٔ تمام اون حضرات کے نام نامی و اسمائے گرامی درج ذیل کئے جاتے ہین جنہون نے براہ حمیت اسلامی ارسال زر چندۂ اخبار سے منشور محمدی کی امداد فرمائی۔

جناب مولوی سید محمد عبداللہ صاحب واعظ گیا		صہ
جناب محمد غوث صاحب کافی پلانٹر منظر آباد		صہ
جناب حاجی میان تہاکر صاحب اونچا بوساطت جناب منشی محمد حسین صاحب		صہ
جناب معلی القاب والا خطاب حامی اسلام نواب میر علی مراد خانصاحب بہادر تالپر والی خیرپور رسندہ دام اقبالہ		؎
جناب منشی محمد معصوم علی صاحب اعظمی اورنگ آباد		صہ
جناب مولوی راحت حسین صاحب وآکیٹ بوساطت جناب منشی محمد نجم الدین احمد صاحب		؎
جناب شیخ اسماعیل صاحب از بالگھاٹ واڑی		؎
جناب منشی محمد نجم الدین احمد صاحب ساکن کرہل		؎

جناب زین الدین محمد ابراہیم صاحب از بمبئے ... صر

مسلمانون کی گذشتہ تعلیم

مسلمانون کو اپنا گذشتہ اقبال اور اپنی اگلی لیاقت یاد کرنے کے لئے اگر کوئی کتاب ذریعہ ہو سکتی ہے تو مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کی یہ تازہ تصنیف ہے۔ عربی۔ انگریزی اور فارسی تاریخون سے ورق الٹے گئے ہین۔ عالم خیال مین مینہہ مینہہ سے گھنٹون اسلام کی قدیم منہدم عمارات سے کھنڈرون کی سیر کی گئی ہے تو یہ ایک رسالہ لکھا گیا ہے جس کو پڑھنی دلچسپ داستان یا صبح مایوسی مین شب اقبال کا تذکرہ کہنا چاہئے۔

قیمت فی جلد معہ محصول ڈاک ۷ ر

جلد بندی ہوی ۱ ار

المشتہر۔ محمد نثار حسین نثار۔

مہتمم پیام یار۔ لکھنؤ۔ چوک

دستور العمل گلدستہ تہذیب سخن

۱۔ یہ منہا سا پرچہ آفت کا پرکالہ مہینے مین ایک بار اشاعت پاتا ہے اس مین غزلیات شعرائے نامدار طبع وغیرطبع منتخب لطایف و ظرایف معہ تصاویر عمدہ عمدہ و دلچسپ مضامین مفید خبرین درج ہوتی ہین۔

۲۔ خام سے قیمت پیشگی معہ محصول ڈاک سالانہ ۸ ر روسا سے معہ والیان ملک سے صلہ سالانہ مابعد المضاف مدت ایکساہ ممونہ کا پرچہ ارسال آنے پر بھیجا جاویگا۔

۳۔ ہر قسم کی تحریر پیدہ و قیمت گلدستہ بنام شیخ احمد علی احمد مہتمم و منیجر تہذیب سخن و ریاض المصطفے شہر کانپور ہونا چاہئے۔

۴۔ خط بیرنگ واپس ہون گے جواب کے لئے جوابی کارڈ یا آدہے آنہ کا ٹکٹ آنے چاہئے ورنہ جواب نہین روانہ ہوگا۔

۵۔ ہر غزل و مضامین خوشخط علحدہ علحدہ کاغذ پر آنا چاہئے ورنہ درج نہ ہون گے۔

۶۔ مضامین مفید عام مفت طبع ہون گے مضمون خاص کیواسطے فی سطر کالم ۱ اجرت لیجاویگی۔

العبد

شیخ احمد علی احمد مہتمم و منیجر تہذیب سخن و ریاض المصطفے شہر کانپور۔

التماس

باوجود التماس مکرر سہ کرر کے اب تک کسی صاحب نے ترسیل زر بقایا اور پیشگی پر توجہ نہین کی۔ امید ہے بہت جلد وہ اصحاب جن کے ذمہ قیمت سالہائے گذشتہ باقی ہے اور جنہون نے پرچہ پہونچنے کے ساتھ قیمت بھیجنے کے وعدہ سے اخبار جاری کروایا ہے اپنے اپنے حق واجب الادا کو ادا کرکے ممنون کرین گے اور باقی اصحاب پیشگی سال حال سے مشکور فرماوین گے۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چھپا۔